

# حالات خاندان حکیم نور الدین و ذکائی

(امیر شفیق الملک جناب حکیم شفیق الدین صاحب)

حاجی حکیم نور الدین خالص صاحب کا مطب بازار چلی قبر میں تھا۔ آپ اس زمانے کے روسا میں شمار کئے جاتے تھے ۱۸۵۷ء میں غدر ہوا اور انگریزوں کی آمد ہوئی۔ تمام لوگ دہلی سے نکل کر اطراف حوٹ میں پھیل گئے۔ حکیم نور الدین خالص صاحب کا موردی مکان قطب صاحب میں تھا۔ انھوں نے وہاں جا کر قیام کیا۔ آپ کے والد حکیم اکرام الدین خان صاحب جو اندھیر یا باغ کے مالک تھے بعد وفات اسی باغ میں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اب تک اس باغ میں موجود ہے اس باغ میں ایک خالی سرداوا بھی ہے یہ حکیم اکرام الدین خان صاحب کی اولیہ کے لئے مخصوص تھا۔ مگر جب ان کا انتقال ہوا تو برسات کا زمانہ تھا اور باغ میں پانی بھرا ہوا تھا اس لئے ان کو حکیم نور الدین خالص صاحب کے مکان میں جو بڑھ والی جوہلی کے نام سے مشہور تھا دفن کیا گیا۔ اندھیر یا باغ کی کمینہ والی امن بہت مشہور تھی جس کے چند درخت تھے یہ حکیم صاحب نے خود لگائے تھے۔ قطب کے لوگوں نے زمینداران کو میاں کمینہ کہا کرتے تھے۔ غدر کے بعد ایک سال حکیم صاحب قطب میں رہے۔ جب شہر دہلی میں امن ہو گیا۔ تو آپ بھی اپنے مکان میں جو چھتہ موم گراں محلہ قبرستان شاہ ترکمان میں تھا تشریف لے آئے۔ مطب کا مکان بازار چلی قبر میں واقع تھا۔ وہاں مطب کو نامزد کیا اور چند سال کے بعد آپ کے مطب کو بہت فروغ ہوا۔ آپ کے پاس پالکی اور ہوادار تھا۔ اور چار کھار ملازم تھے۔ جب آپ کسی مریض کو دیکھنے جاتے تو صبح کو پالکی اور شام کو ہوادار میں بیٹھتے تھے۔ آپ کا ایک ملازم خاص تھا جس کا نام بھیکن خان تھا وہ نہایت نیک شخص تھا۔ اور شب و روز آپ کی خدمت میں رہتا تھا۔ اور پالکی کے

ہمراہ تیز قدمی سے چلتا تھا۔ مطب کی شان ایک شاہی دربار کی سی تھی۔ دہلی کے امرا اور روسا حکیم صاحب موصوف کے بہت معتقد تھے۔ گردنوں اور چھتا مل والوں کی ہمیشہ آمد و رفت رہتی تھی۔ مہاراجہ ہند وراؤ جن کے نام سے ایک محلہ بارہ ہند وراؤ کے نام سے مشہور ہے آپ ہی سے علاج کراتے تھے اور جب تک زندہ رہے آپ ہی کے زیر علاج رہتے تھے۔ اللہ نے آپ کے ہاتھ میں شفاء عنایت فرمائی تھی نہایت نیک اور عبادت گزار تھے۔ مطب کے باہر ایک مسجد اور گزراں تعمیر کرایا تھا۔ جس کا ایک راستہ مطب میں تھا اور دوسرا راستہ شاہ راہ پر۔ مسجد اب تک حکیم نور الدین خالص صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ خالص صاحب خطاب شاہی زمانہ سے اس خاندان میں چلا آتا ہے۔ مگر آج کل اس خاندان کے افراد خود کو خالص صاحب نہیں کہتے۔

حکیم نور الدین خالص صاحب کی شادی چودہری الہی بخش صاحب کی ہمیشہ سے ہوئی تھی۔ چودہری صاحب کو چھ مسجد ہتھور خاں میں رہتے تھے ان کی دوسری ہمیشہ حکیم صاحب کے بقا والوں سے مستوب نہیں۔ حکیم نور الدین خالص صاحب نے آٹھ اولادیں چھ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑیں۔ صاحب جائداد تھے۔ پالکی خانہ، دیوان خانہ، بڑی جوہلی۔ حوصن والی جوہلی۔ اور اس کے اطراف کے چند مکان اور تھے جو سب کو حصہ وار تقسیم ہو گئے۔

بمتر بڑے صاحب زادے حکیم رضی الدین خالص صاحب تھے ان کے حصے میں مطب کا مکان آیا۔ آپ نے اپنے والد کی جگہ مطب کرنا شروع کیا۔ آپ کے دو لڑکے تھے ایک کا نام صلاح الدین اور دوسرے کا نام اقبال حسین تھا۔



انتقال ہوا۔ ایک لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ صاحبزادے کا نام محمد احمد قریشی ہے۔ جو مجلس اعلیٰ قوم عطاران و حکیمان کے ناظم ہیں۔ قومی درد رکھتے ہیں اور تجارت کرتے ہیں۔

نمبر ۵ حکیم غلام محی الدین خالص صاحب۔ آپ کو درش میں نقد و پیہ ملا تھا۔ آپ کا ذہن ابتدا ہی سے فن طبابت کی طرف مائل نہ تھا۔ اکثر باہر رہتے تھے اور تجارت کرتے تھے آپ نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑی۔ صاحبزادہ کا نام حکیم فرید الدین صاحب ہے۔ ایک زمانہ تک یونانی دواخانہ علی ماران دہلی میں کام انجام دیتے رہے عمر زیادہ ہو گئی تو اجار مرہ کا کام شروع کر دیا اور اب تک اپنا کام چلا رہے ہیں۔ آپ کے تین لڑکے ہیں جو تجارت کرتے ہیں اور تین لڑکیاں ہیں۔

نمبر ۶ حاجی حکیم وحید الدین خالص صاحب۔ آپ اپنی جوانی میں ڈیرہ دون میں طب کرتے تھے۔ جب صاحب اولاد ہوئے تو گورنگا فوہ تشریف لے آئے اور طب کرنے لگے اس کے بعد دہلی آ گئے۔ اور بارہ ہندو راویں میں طب شروع کیا۔ آخر وقت تک اس جگہ گوشہ تنہائی میں زندگی گزار دی۔ عبادت گزار تھے درد لیثوں اور اللہ دالوں سے محبت رکھتے تھے عرصہ بیس سال کا ہوا آپ کا انتقال ہوا۔ مطب والے مکان میں دفن کیا گیا آپ نے دو فرزند اور دو لڑکیاں چھوڑیں۔ راقم الحروف آپ کا بڑا فرزند ہے اور چھوٹے لڑکے حکیم کمال الدین تھے۔ راقم الحروف نے ابتدا میں طب مدرسہ میں تعلیم پائی اس کے بعد اپنے خالو صاحب حکیم عبد القیوم خالص صاحب کی خدمت میں بیس سال تک ملا رہا۔ جب حکیم عبد القیوم خالص صاحب بہت ضعیف ہو گئے تو دہلی تشریف لے آئے۔ راقم الحروف نے بھی دہلی آکر پچانک حشمت میں طب شروع کیا۔ اس انقلاب میں دہلی کو خیر باد کہہ کر کراچی میں آکر طب کیا۔ راقم کے لڑکے حکیم محمد صالحین نے ایک دواخانہ جاری کیا۔ جو عارف دواخانہ کے نام سے مشہور ہے۔

نمبر ۲ حکیم معین الدین خالص صاحب تھے آپ اجیر تشریف میں مطب کرتے تھے۔ کبھی کبھی دہلی آتے تھے۔ آپ کا انتقال اجیر تشریف میں ہوا۔ آپ کے دو لڑکے اور چند لڑکیاں تھیں۔ بڑے لڑکے کا نام حکیم کریم الدین تھا۔ آپ بھی اجیر تشریف میں مطب کرتے تھے۔ اخیر عمر میں دہلی آ گئے تھے۔ صاحب جائداد تھے کوئی اولاد نہ رہی چھوڑی۔ سسہ کے آغاز میں دہلی میں انتقال ہوا۔ دو لڑکے حکیم معین الدین تھے جن کا جوانی میں انتقال ہوا۔ تین لڑکے اور چند لڑکیاں تھیں۔

نمبر ۳ حکیم رشید الدین خالص صاحب۔ آپ کے حصہ میں پانچ خانہ آیا تھا۔ جو حویلی اعظم خاں میں واقع تھا۔ آپ اس میں طب کرتے تھے۔ بڑے حکیم صاحب کی طرح آپ کے یہاں بھی امراء و درو سار شہر شہزادے اور نواب آتے تھے تر و اضلع علی گڑھ میں ایک رئیس خٹہ ان کے علاج کو اکثر تشریف لے جاتے تھے آپ نے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑیں اور چند مکان جو تقسیم کر لئے گئے۔ حکیم سلیم الدین صاحب بڑے لڑکے تھے۔ والد صاحب کی زندگی میں پہاڑ گنج میں طب کرتے تھے۔ صاحب جائداد تھے لیکر کا ہے۔ محمد احمد نام ہے ان کی جو ڈیا بازار میں کرانہ کی دکان ہے و لڑکیاں حیات ہیں۔ حکیم سلیم الدین صاحب کے دو بھائی ہیں۔ حکیم سعید الدین صاحب دہلی میں تجارت کرتے ہیں۔ اور حکیم اکرام الدین جو کراچی میں تجارت کرتے ہیں۔ ایک بھائی اسلام الدین اس انقلاب میں پہاڑ گنج میں شہید ہوئے۔

نمبر ۴ حکیم وسیع الدین خالص صاحب۔ آپ کے درش میں ایک مکان ملا تھا۔ جو محلہ قبرستان شاد نرکان میں واقع تھا اس میں رہتے تھے آپ کا مطب والد صاحب کے مطب سے باہر دروازہ سے ملی ہوئی ایک بڑی دکان تھا۔ بہانیت سادہ مزاج اور نیک دل انسان تھے۔ ایک لڑکی تھی اس کے بعد چند اولادیں ہو کر رخصت ہوئیں لیکر کا زندہ رہا۔ ان کا نام نظیر احمد تھا۔ وہ دہلی اور اگرہ میں تجارت کرتے تھے۔ تقریباً پینتالیس سال کی عمر میں دہلی میں



صاحب بعد والد کے اسی دیوان خانے میں مطب کرتے تھے حافظ قرآن تھے۔ عیسائیوں اور آریہ سماجیوں سے مناظرے کرتے تھے۔ بہت نیک طبیعت بزرگ تھے۔ جب دہلی میں انقلاب برپا ہوا آپ اسی مرض میں لیٹے پڑھتے پڑھتے انتقال فرما گئے۔ ان کے تین لڑکے ہیں۔ محمد یامین صدر الدین اور محمد عاقل یہ تینوں حضرات تجارت کرتے ہیں۔

گلی سموں مسجد تہوڑ خاں میں حکیموں کا ایک دوسرا نامور خاندان تھا۔ جو حکیم مکرے والوں کے نام سے مشہور ہے ان کے مورث اعلیٰ حکیم الغام الدین خالص صاحب تھے آپ حکیم امام الدین خاں صاحب کے بھائی تھے۔ خود بھی بڑے پائے کے حکیم تھے اور بہادر شاہ ظفر کے طبیب خاص تھے۔ سموں کی گلی میں جہاں اب مسجد اور کڑواں ہے وہاں ان کی ایک جوتلی تھی۔ ان کا مزار تو محلہ قطب صاحب دہلی میں ہے۔ چودہری محمد اشتیاق صاحب ان کے پوتے ہیں اسی خاندان میں حکیم یوسف خاں اور حکیم اجمل خاں بڑے مشہور حکیم گزرے ہیں۔ حکیم محمد احمد ان کی اولاد ہیں حکیم صنیار الدین خاں حکیم یوسف حسین خاں کے بھتیجے تھے۔

حکیم حیدر حسین خاں اور حکیم فضل حسین خاں بھی اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ریاست ٹونک سے منسلک تھے۔ اور شاہری طبیب تھے۔ عرصہ تک ان کا وظیفہ جاری رہا۔ بعد میں کوچہ مسجد تہوڑ خاں دہلی میں مطب کرنے لگے۔ ان کی اولاد میں حکیم شریعت حسین حکیم مقبول حسین۔ اور فیوم حسین وغیرہ ہیں۔ حکیم نثار احمد صاحب بھی کوچہ مسجد تہوڑ خاں میں مطب کرتے تھے۔ ان کے بعد ان کے جانشین حکیم شجاعت علیخان بڑے معزز حکیم گزرے ہیں۔ حکیم لائق حسین صاحب ان کے جانشین تھے۔

حکیم کمال الدین مرحوم کو تجارت کا شوق تھا۔ نئی دہلی میں آپ کی چار دکانیں تھیں۔ جو شہر کے ہنگاموں میں لوٹ لی گئیں۔ اور وہ خود قطب صاحب میں شہید ہوئے انھوں نے ایک لڑکا نور الدین اور چار لڑکیاں چھوڑیں جو پاکستان میں آباد ہیں۔ حکیم نور الدین خالص صاحب موصوت کی دو لڑکیاں تھیں بڑی لڑکی حکیم شفیق علی خالص صاحب بقای سے بیاہی گئی تھیں۔ جو پیالہ سیٹھ میں مہندر کالج میں اعلیٰ مدرس تھے آپ کے تین صاحبزادے یعنی محبوب علیخان۔ ڈاکٹر حشمت علی خان اور مولوی ابراہیم علی خاں اور ایک صاحبزادی تھیں۔ چھوٹی لڑکی حکیم نصیر الدین خاں صاحب سے بیاہی گئی تھیں وہ ہمیشہ باہر مطب کرتے تھے جوانی کی عمر میں وفات پائی تھی لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑیں بڑے لڑکے حکیم اصغر حسین تھے۔ دوسرے فیاض الدین تیسرے صبح الدین ان دونوں نے جوانی میں وفات پائی۔ حکیم اصغر حسین شہید ہوئے۔

کوچہ مسجد تہوڑ خاں کے چند بزرگوں کے نام مجھ کو یاد ہیں۔ جو تحریر کر رہا ہوں۔ چودہری حکیم الہی بخش صاحب آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ چودہری حکیم غیاث الدین صاحب اور حکیم احتشام الدین۔ چودہری حکیم غیاث الدین صاحب گلی سموں میں مطب کرتے تھے۔ کرناں کے ایک نواب صاحب اکثر حکیم صاحب سے علاج کراتے تھے۔ حکیم احتشام الدین صاحب کے پاس جانداد تھی۔ اور اس کی آمدنی سے گزارہ کرتے تھے۔

چودہری حکیم الہی بخش صاحب کے دو بھائی اور تھے۔ حکیم قمر الدین صاحب اور حکیم حمید الدین صاحب ان سب حضرات کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ یہ سب صاحب جانداد تھے گویا آٹا تھا۔ کسی قسم کا فکر نہ تھا۔ حکیم قمر الدین صاحب مطب کرتے تھے۔ ان کے ایک صاحبزادے تھے۔ حکیم ثروت الدین